Registered L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۸) مطبوعہ ۵- مئی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

۲۴-اپریل- سیگون میں عام مشہور ہے کہ ایڈمیرل نبوگی صاحب اسہال کے عارضہ سے بیمار ہیں- سیگون سے تازہ ترین خبر ہے کہ بالٹک فلیٹ اب ساحل انام سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے کہتے ہیں کہ کاریگیڈر واقعہ جزائر فلپائین میں تین جنگی جہاز ہیں- اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جاپانی جہاز ہیں اور ایڈمیرل کشیما کے زیر کمان ہیں- ۲۴-اپریل- روس میں دہقانی جوش کو فرو کرنے کی نیت سے شہنشاہ روس نے ایک اعلان دیا ہے کہ ہر ایک شخص کو جو علانیہ یا کسی مخفی طور پر اس بغاوت کے ساتھ واسطہ رکھیگا اُس کو سخت سزا دیجائیگی- ایم ڈلیسی اصرار کرتا تھا کہ کیبنیٹ میں غیر ممالک کی پولیس کے معاملہ میں کیبنیٹ کے درمیان پورا پورا اتفاق رائے ہونا چاہئے- اس مقصد کا جواب شافی پاکر اُنہوں نے اپنا استعفا جو اُنہوں نے اس ابتری سے ناراض ہوکر دیدیا تھا واپس کر لیا ہے- ۲۴-اپریل کی خبر ہے کہ کل بلگیریا میں زگوسٹان کے قتل عام کے برخلاف بھی ناراضگی کے جلسے منعقد ہوئے ہیں اور اس بات کے رزولیوشن پاس ہوئے ہیں کہ یورپ سے اس بات کی اپیل کیجاوے اور اس قتل عام کی خبر ترکی سلطان کو دی جاوے ۲۵-اپریل کی خبر ہے کہ جاپانیوں کی پہلی ٹرین سوکڈن میں پہنچ گئی ہے- ۲۶-اپریل کی خبر ہے کہ پانچ ہزار روسیوں نے ایک توپخانہ کے ساتھ کنیوان کے مقامات میں جاپانیوں پر حملہ کیا مگر دو سو مقتولین چھوڑکر میدان سے اُسے واپس ہونا پڑا- ۲۶-اپریل سنگاپور میں جنگی فوج نے ایک روسی جاسوس پکڑا جو ایک گذرگاہ پر قابض تھا مگر انگریزی سے بالکل ناواقف تھا- وہ ایک ارڈیننس وارنٹ افسر کے ساتھ رہتا اور اُسی کے ساتھ سیر کو جایا کرتا تھا- روسی چینی بنک کا ڈائرکٹر مکو گلاف جنین کا روسی وزیر مقرر ہوا ہے- مہاراج رانا صاحب دھولپور کی شادی شاہزادی نابھ کے ساتھ ۸ رجون کو منائی جائیگی- کرنل کسویل صاحب سابق پولٹیکل ایجنٹ منی پور کو گورنمنٹ آف انڈیا نے انکے عہدہ سے برطرف کر دیا ہے- کیونکہ صاحب موصوف اپنے فرائض کی ادائیگی میں نہایت سختی اور بے پرواہی برتتے تھے- اہل منی پور نے تنگ آکر عرضی دی- نتیجہ مذکورہ بالا ہوا- بجنور میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو بدچلنی کے شبہ پر قتل کرڈالا- اسی روز اسکے بچہ بھی پیدا ہو چکا تھا- لاش پر عمل جراحی کرنے سے معلوم ہوا کہ تین ماہ کا دوسرا حمل بھی ہے- ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ حمل در حمل بھی ممکن ہے- آنریبل مسٹر اے اینڈرسن صاحب مرحوم سی- آئی- ای کی جگہ ٹی گارڈن واکر صاحب سی- ایس- آئی- کمشنر قسمت دہلی قائم مقام فنانشل کمشنر پنجاب مقرر ہوئے- ڈبلیو- ایم- ننٹش صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر گارڈن واکر صاحب کی جگہ اور ایم- ایل- ورنگ صاحب بجائے ننٹش صاحب قائم مقامی کریں گے-

۲۷-اپریل- جاپانی سرکاری خبر ہے کہ ۲۴ تاریخ کو روسیوں کی پانچ بٹالین- سولہ سکواڈرن اور ایک توپخانہ نے کیوان کے مضافات میں ہم پر حملہ کیا مگر ۲۰۰ جانوں کا نقصان اُٹھاکر پسپا ہو گئے- ہماری طرف سے صرف ۳۰ جانیں کام آئیں- ایضاً- دشمن کی ایک فوج جو چانگتو کی طرف بڑھی ہوئی تھی اور جس میں ۲ بٹالین- ۱۶ سکواڈرن شامل تھیں اور ایک اور دستہ جس میں ۱۲ سکواڈرن اور ایک توپخانہ تھا اور جو لیاؤ تائز و کی طرف جارہی تھی- یہہ دونوں شمال کی طرف پسپا ہو گئیں-

۲۷-اپریل- سینٹ پیٹرزبرگ میں یہہ افواہ عام ہے اور بڑے بڑے اخبارات میں بھی اسکا شہرہ ہے کہ پندرہ ہزار ہولگنس نے ایک جتھا بنا رکھا ہے جو ایسٹر سائیڈس کی گلیوں میں حملہ آور ہونگے- حکام نے اس کی بابت پہلے ہی سے بڑی بڑی تیاریاں کرلی ہیں- کالکا ریلوے کے لئے نئی قسم کے اور طاقتور انجن غالباً اگلے مہینے میں آجاوینگے- ہفتہ مختتمہ ۲۹ اپریل کو پلیگ کی کل واردات ۴۲۱۴۴ اور اموات ۳۴۶۰۲ حسب ذیل تھی خاص شہر بمبئی میں ۱۰۲۱- ماسوائے اسکے بمبئی احاطہ اور سندھ ۱۷۶۶- احاطہ مدراس ۶۵- کلکتہ ۷۹۲- علاوہ اسکے بنگال احاطہ ۳۵۵۹- برہما ۱۷۵- صوبجات متوسط ۱۷۴- میسور ۴۰ حیدرآباد ۴۰۹- وسط ہند ۸۴- راجپوتانہ ۲۴۰۶- کشمیر ۲۱۵ پنجاب ۲۷۳۶۲- لاہور میں ایک تجارتی اکیڈیمی کھولی گئی ہے اور جاپانی زبان کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری ہوا ہے- جاپانی پروفیسر اوموری زلزلہ کی تحقیقات کے لئے کانگڑہ کو آئے ہیں- پروفیسر صاحب اس علم میں ماہر ہیں- دیسی فوجوں کے رنگروٹوں کو وردی وغیرہ کے لئے ۳۰ روپیہ کی بجائے آئندہ ۴۰ روپیہ ملا کرینگے- گذشتہ سال طاعون سے پنجاب میں ۱۰ لاکھ ۲۲ ہزار ۲۹۹ فوتیاں وقوع میں آئیں شروع جنوری سے وسط اپریل تک پنجاب میں ۵ لاکھ ۶ ہزار ۳۶۶ فوتیاں ہوئیں- قریطے میں فساد اور بلوہ برپا ہو گیا ہے کئی مفسد مارے اور قتل کئے گئے ہیں- صوبجات متحدہ امریکہ میں اسکے پیداوار کپاس افراط سے ہوئی ہے- ۲۵ لاکھ گٹھے گی نسبت

ایڈیٹوریل نوٹس

میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا اور خشک زمین پر ندیاں بہاؤں گا۔ میں اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت تیری اولاد پر نازل کروں گا۔ یسعیاہ ۴۴: ۳

ویلز کا ریوائیول تو کم و بیش ہند میں کیا بلکہ دنیا میں مشہور ہو گیا ہے اور دور دور سے خادمانِ دین وہاں آئے اور کل نظارہ دیکھا۔ انہوں نے علانیہ اسبات کا اظہار کیا کہ دراصل یہ کوئی انسانی اور دنیاوی تحریک یا جوش نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسکا سبب کوئی دنیاوی خواہش یا غرض ہے۔ بلکہ یہ خدا کی عین روح القدس کا عظیم الشان اور پُر طاقت کام ہے۔ اُس نے وہاں کے مردوں عورتوں اور بچوں پر ایسا اثر کیا کہ اُن کا آن میں تبدل ہو گئے۔

پہلی بات جو یہاں پر نظر آتی ہے یہ ہے کہ ریوائیول کا منبع اور چشمہ خود خدا ہی ہے جو خود ہی برکتیں دیتا اور اپنی روح انڈیلتا ہے۔ اس کے بغیر مردہ انسان میں حقیقی روحانی زندگی نہیں آ سکتی۔ دوسری بات یہ کہ ریوائیول اُن پر ہوتا ہے جو پیاسے اور خشک ہیں۔ یعنی الٰہی نعمتوں اور برکتوں کے خواستگار اور از حد مشتاق ہیں۔ اُن کی ایسی حالت ہو جیسی پیاسے اور خشک لب کی ہوتی ہے خدا کی روح اُن پر انڈیلی جاتی ہے جو اُن نعمتوں کے لئے ایسے ہانپتے ہیں جیسے پیاسی ہرنی جنگل میں ہانپتی پھرتی ہے۔ اس حالت میں انسان کو اپنی پیاسی حالت اور نادار اور نالائق حیثیت سے پوری واقفیت۔ اس بُری حالت کے دور کرنے کی نہایت ہی زور والی خواہش اور بیقراری۔ اپنی پوری پوری کوشش اور جد و جہد اُس تسلی بخش حالت کے لئے مشتمل ہے جو پیاسے کی ہوتی ہے۔

خدا دنیاوی نعمتیں بلا امتیاز دیتا ہے۔ اور بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ اشرار زیادہ خوش اور خرم ہوتے ہیں مگر روح القدس صرف اُنہیں کو ملتی ہے جو اس برکت کے لئے مشتاق ہیں۔ روحانی برکتیں اُن کی نظر میں قیمتی اور گراں ہیں جو اُن کی قدر کرتے اور اس کو استعمال کرتے ہیں۔ ابحیات سخت چٹانوں پر انڈیلا نہیں جاتا مگر نرم اور خشک زمین پر تاکہ وہ سیراب ہو اور خوشنما بنے اور میوہ لاوے۔

لیکن ہم کس طرح خدا کی اس مہربانی اور لطف کو حاصل کر سکتے ہیں؟ اور کس طرح اس حالت کو پہنچ سکتے ہیں؟ سب سے پہلے خدا کی بھلائی اور محبت پر غور و فکر کرنا چاہئے اور اپنی بُری حالت پر نظر کرنی۔ اور گناہ کی بُرائی اور خباثت پر تعمق کرنا لازم ہے۔ یہی امر ویلز کے ریوائیول کی کلید تھی۔ یہاں پر روحانی سرگرمی اور زندگی بہت ہی گری ہوئی تھی۔ یہی حالت اب ہندوستان کی ہے۔ ہندوستان کو عموماً ہند کی اور مسیحیوں کو خصوصاً اس امر کی حس اپنے میں رکھنی چاہئے تب ریوائیول ظہور میں آئیگا۔ دوسری ضروری بات خانگی دعا اور عبادت ہے۔ ویلز میں سبت ایسے طور پر مانا نہیں جاتا تھا جیسے پہلے وہاں مانا جاتا تھا۔ خدا کے کلام کے پڑھنے اور سننے میں بڑی غفلت اور بے پروائی ہوتی تھی۔ دعائیں خود غرضی سے اور جسمانی فوائد کے حصول کے لئے مانگی جاتی تھیں۔ دنیاوی لہو و لعب میں وقت گذارا جاتا تھا۔ کیا ہند کی یہ حالت نہیں ہے؟ کیا ہند کے مسیحیوں میں اس قسم کی روح کام نہیں کر رہی ہے؟

ریوائیول کا حصول محض دعا سے ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ویلز کے ریوائیول کے لئے مہینوں سے عوام میں اور خلوت میں دعاؤں پر دعائیں ہوتی تھیں۔ اسی طرح اگر آج ہند کے گرجوں میں اور دیگر پبلک مجالس میں اور گھروں کی دعاؤں اور مراقبہ میں ریوائیول کے لئے بڑی سرگرمی اور حلیمی اور شکستہ دلی اور عجز کے ساتھ دعائیں اور مراقبے کئے جائیں تو کیا یہ خدا کی طاقت سے بعید اور دور ہے کہ وہ ہم کو بھی ویسے ہی دن دکھاوے جیسے اس نے ویلز کے باشندگان کو دکھایا ہے؟ دعا ہی تمام روحانی اور جسمانی نعمتوں کے الٰہی خزانہ کی کنجی ہے اور سرگرم اور سنجیدہ اور دلی دعا وہ کنجی ہے جو خدا کے خزانہ کے قفل میں ٹھیک لگتی اور اسکو فوراً کھول دیتی ہے۔ پس مبارک وہ ہیں جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔

مارکس اوریلیوس کا قول ہے کہ تمہاری زندگی کی خوشی تمہارے خیالات کی خاصیات پر منحصر ہے۔ اسلئے اُن کی بڑی نگہبانی کرو۔ اور کسی ایسی شے کو اپنے ذہن میں جگہ مت دو جو پاکیزگی اور سچائی کے برخلاف ہو۔ ایسا کہ اگر تمہارا دل کھلا ہے تو وہاں اور کچھ نظر نہ آویگا مگر وہی شے جو نور کو جذب کرتی اور ظلمات نہیں لاتی۔"

یرمیاہ نبی نے اپنی بڑی بھاری شخصی آزمائشوں اور یروشلیم کی جسکو وہ پیار کرتا تھا بربادی کے درمیان ہو کر اپنے کہا کہ "بھلا ہے کہ انسان خداوند کی نجات کا امیدوار رہے اور چپکے اسکی انتظاری کرے" (نوحہ ۳: ۲۶) تمام آزمائشوں کا یک نورانی پہلو بھی ہوتا ہے۔ آزمائشیں خدا کے اوزار ہیں جن سے وہ مقدسوں کو تیز کرتا اور نکھارتا چلا جاتا ہے جسطرح غیر مزروعہ زمین میں گھاس اور جھاڑیاں اُگ پڑتی ہیں اسیطرح کامیاب بھی خدا کو اور اسکی مہربانیوں اور محبت کو فراموش کر دیتا ہے۔

پنجاب میں جہاں مردوں کی تعلیمی ترقی اور انتظام پر زور دیا جاتا ہے اور دنیا میں بڑا جوش اور شوق پیدا ہوا ہے۔ وہاں اب تعلیم نسواں کی طرف بھی لوگوں کی توجہ بہت مبذول نظر آتی ہے۔ اور نہ صرف پبلک ہی اس امر میں ساعی اور سرگرم ہے بلکہ یونیورسٹی کو اب اس طرف بڑا خیال ہے۔ چنانچہ [illegible] کو بصدارت صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب رسمی اور پبلک کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں تعلیم نسواں کے متعلق ضروری امور پر بحث ہوگی۔ صوبہ کے جملہ انسپکٹر صاحبان شامل جلسہ ہونگے۔ بڑے ہندوستانی معززین اور انگریز بھی اس جلسہ میں حاضر ہونگے انہوں نے اس صیغہ میں خاص دلچسپی لی ہے۔ اور سب ملکر اپنے اپنے تجربے بیان کرینگے اور اس امر اہم میں اپنی مفید رایوں سے کام کا انتظام کرینگے۔ ہم ڈائرکٹر صاحب کی اس دلچسپی و علوہمتی کی داد دیتے اور اُن کے مشکور ہیں۔ کیونکہ لڑکیوں کی تعلیم خانگی ایک نہایت اعلیٰ امر اور ترقی تہذیب اور دینداری کا سب سے بڑا عمدہ اور کامیاب ذریعہ ہے۔ مگر لڑکوں کی تعلیم کے سکیم اور انتظام کی نسبت لڑکیوں

موسیقی

داؤد نے چار ہزار لاویوں کو چوبیس حصوں میں تقسیم کیا تھا جو ہیکل میں زبور گاتے اور ہر قسم کے ساز جو اُس وقت مروج تھے استعمال کیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک حصہ پر علیحدہ علیحدہ سردار مقرر کر دیئے تھے جنکا لقب "سردار مغنی" تھا۔ سب کے اکثر نام زبوروں اور تواریخ کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان سبھوں پر تین ہادی یا دارگر مامور تھے جن میں سے بعض کے نام آصف۔ ہیمان اور یوجدوتھوں تھے (۱ تواریخ ۱۶: ۵ - ۲۳: ۵ - ۲۵: ۱ سے ۳۱ - ۲ تواریخ ۵: ۱۲ و ۱۳) اس ترتیب کو بعد میں داؤد کے بیٹے سلیمان نے اور ترقی دی اور یہہ ترتیب اور عمل اُس وقت تک جاری رہا جبکہ بنوکد نضر بادشاہ نے ہیکل کو برباد کر دیا تھا۔ اِس سے پہلے اگرچہ بعض اوقات اُن کے بت پرست بادشاہ اِس ترتیب اور عمل میں بہت کچھ خلل ڈالدیا کرتے تھے مگر دیندار اور خداپرست بادشاہ اُسکو پھر بحال کر دیا کرتے تھے۔ (۲ تواریخ ۵: ۱۲ سے ۱۴ - ۲۹: ۲۷ - ۳۵: ۱۵) اسیری کے زمانہ کے بعد پھر اُسکا رواج ہو گیا (عزرا ۲: ۱۰ - نحمیاہ ۱۲: ۴۵ سے ۴۷ - ۱ مکابی ۴: ۵۴ - ۱۳: ۵۱)۔ بائبل میں بنی اسرائیل کے متعلق بہت سے موسیقی کے سازوں کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ مگر بخوف طوالت ہم اس سے قطع نظر کرتے ہیں۔ ایک عبرانی مصنف کہتا ہے کہ ہیکل میں موسیقی کے ۳۶ ساز موجود تھے اور مستعمل ہوتے تھے اور داؤد بادشاہ اُن سب پر حادی تھا۔ ایک اور عبرانی مصنف کا بیان ہے کہ وہاں ۳۴ ساز تھے۔ اور یہہ امر قابل غور ہے کہ ان میں سے اکثر ساز دیگر ناموں سے دیگر مشرقی ممالک اور مصر میں بھی پائے جاتے ہیں اور ان میں بہت ہی تھوڑا تغیر و تبدل نظر آتا ہے۔

عبرانی موسیقی سے قطع نظر کرکے اب ہم یونانی موسیقی کیطرف رجوع ہوتے ہیں۔ یونانیوں کے نزدیک یہہ اصطلاح ایک جامع یا محتوی اصطلاح تھی جسمیں خوش الحانی اور نظم معہ دیگر امور کے شامل تھے اور یہہ دونوں اجزا اس علم سے کبھی بھی علیحدہ نہیں کئے جاتے تھے یہاں تک کہ خود شعرا اپنی اپنی نظم میں موسیقی کے نوٹ دیدیا کرتے تھے۔ ارسطاطالیس اپنی تصنیف علم النظم میں رزمیہ نظم کو اس علم کا ایک نہایت ہی اعلیٰ جزو تصور کرتا ہے۔ فیلوڈیمس اسکو اور زیادہ وسعت دیتا ہے یہاں تک کہ نظم خوانی میں بھی خوش الحانی کے طریقے کو جائز اور قائم کرتا ہے۔ اور ہورس اپلو کو "المغنی" کا خطاب دیتا ہے قدیم یونانی شعرا کی نظموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی نظمیں گائی بھی جاتی تھیں چنانچہ روایت ہے کہ ہومر اپنی نظم کو جا بجا گاتا پھرتا تھا۔ اسی طرح سے بہت سے اثبات اس امر کے ملتے ہیں کہ یونانیوں میں نظمیں نہ صرف پڑھی بلکہ سازوں کے ساتھ یا بغیر سازوں کے گائی بھی جاتی تھیں۔

روایت ہے کہ قدمس نے معہ اپنے فونیکی ہمراہیوں کے اس فن کو یونانیوں کے درمیان رواج دیا تھا مگر پلوٹارک اپنی تصنیف "موسیقی پر مکالمہ" میں کہتا ہے کہ لوسیاس نے جو اس فن کا استاد تھا ہیراکلائیڈس کا حوالہ دیکر کہتا ہے کہ جوپیٹر اور انٹیفونے کے بیٹے انٹیفون نے یونانیوں کو بربطی نظم سکھلائی تھی۔ مگر سوکیرکیس کہتا ہے کہ اس فن میں یونانی لوگ اپلو کے تلمیذ تھے۔ کہتے ہیں کہ سہ تارا بربط کا موجد ایک مصری شخص بنام مرکری تھا جو اُدمیس کینس کا شاگرد اور ہیراکلیوس کا استاد تھا۔ ترپندر سے پہلے پہلے موسیقی کی بنیاد محض روایت پر تھی اور اس کا انحصار صرف حافظہ پر تھا۔ پلوٹارک کہتا ہے کہ اُس نے ہومر کی نظم کو اپنی نظم نگاری کے لئے بطور نمونہ کے استعمال کیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد فیثا غورث نے تعداد اور نغمات کے تجربات کے ذریعہ سے اسکو بہت ترقی دی کہتے ہیں کہ بربط میں آٹھویں تار بھی اسی نے ایزاد کی تھی کرہ کی موسیقی کا (یعنی وہ موسیقی جو اجرام فلکی کی حرکات سے ظہور میں آتا ہے) خیال اُن معموں میں سے ایک ہے جس کے حل کرنیکے لئے وسیع علم اور لیاقت درکار ہے۔ اسکے مقابل کے مدرسہ میں سے ایک شخص ہیروکسینس تھا جو شہر تارنتم واقعہ اٹلی میں قبل از مسیح ۳۵۰ میں پیدا ہوا تھا۔ اِس نے ایک کتاب موسوم بہ "سروں کے اصول" پر لکھی ہے۔ اور پھر ایک ریاضی دان اقلیدس نے ایک کتاب راگوں پر ایک "تمہید" لکھی ہے۔

رومیوں نے اپنے تمام علوم و فنون یونانیوں سے حاصل کئے اور کوئی علم بھی انکی اپنی طبعزاد نہیں ہے انکی موسیقی بھی یونانیوں ہی سے کسی نہج پر منتقل ہوئی ہے۔ اگرچہ یونانیوں کے ساتھ ان کے رابطہ و اتحاد سے پہلے بھی اپنی قسم کے گیت رکھتے تھے۔ مگر یہہ یقینی امر ہے کہ اس جنگجو قوم نے اس فن کو کبھی ترقی نہیں دی اگرچہ یہہ فن انکی تمام مذہبی اور مجلسی حلقوں میں خاصی وسعت رکھتا تھا۔ اور اُن کی فوجی سلسلہ میں بھی جوش دلانے اور فتوحات کے مواقعہ پر بھی اِس کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ ڈاکٹر برنی صاحب کا بیان ہے کہ آگستین کے زمانہ میں بھی رومیوں کے درمیان سنگ تراش اور مصور اور موسیقی دان موجود نہ تھے۔ علم موسیقی کے رومی مصنف بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں بھی وہ قابل توجہ نہیں ہیں۔

دسویں اور گیارہویں صدی تک علم موسیقی نے ترقی نہیں کی۔ رومی خیال کرتے تھے کہ ہمنے تو یہہ فن یونانیوں سے پایا ہے اور کچھ ضرورت نہیں کہ اس میں ترقی کی جاوے کیونکہ انہوں نے اسکو اپنے کمال تک پہنچا دیا ہے۔

ابتدائی مسیحی کلیساؤں میں بھی عبادت کے وقت موسیقی مستعمل ہوا کرتی تھی جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ یونانیوں اور عبرانیوں کی آمیزشدہ موسیقی تھی۔ فیٹر صاحب خیال کرتے ہیں کہ قدیم کلیسیا کے گانے کا طریق قریباً ایسا ہی تھا جیسا کہ تھیٹر میں ہوا کرتا ہے۔ ڈاکٹر برنی صاحب کا بھی یہی خیال ہے۔ اگرچہ ہم یہہ خیال بھی کر سکتے

ہیں کہ "صیہون کے گیت" جو ہیکل میں گائے جاتے تھے اور بت پرست قربان گاہوں پر گیتوں کے گانے کے طریقے انکی عبادتی رسوم میں داخل ہو گئے تھے۔ چوتھی صدی کے آخر میں مقدس امبروز نے میلان کی کلیسیا کی عبادت کے کے موسیقی کو معین کر دیا۔ جنکو امبروسین چانٹ کہتے ہیں جنکی بنیاد یونانی طریقوں میں سے چار طریقوں پر رکھی گئی تھی۔ سنہ ۶۰۰ء کے قریب گریگوری اعظم نے کلیسیا کے اس علم میں چار طریقے اور داخل کر دیئے اور یوں اس علم کو بھی حلقہ میں زیادہ وسعت اور ترقی اور نئی صورت دیدی جو اب رومن کاتھولک عبادت میں مروج ہے اور گریگوری کے نام سے موسوم ہے۔ بشپ شالنگ فیلڈ کے بیان کے مطابق انگریزی کلیسیا میں مقدس آگسٹین نے اس علم و فن کو چھٹی صدی کے آخر میں داخل کیا تھا۔ اس کو ڈنسٹن نے بہت ہی ترقی دی۔ کہتے کہ ڈنسٹن بڑا بھاری موسیقی دان تھا اور اُس نے کئی ایک گرجوں میں آرگن بھی رکھے تھے ۔

کہتے ہیں کہ یہہ آرگن یونانیوں کے باجے ہائیڈرالون یعنی آبی آرگن کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔ وہ آرگن جو موسیقی کی تاریخ میں سب سے اول مذکور ہوا ہے۔ وہ ہے جو ۷۵۷ء میں شاہ پیپن کی خدمت میں بطور ہدیہ کے بازنطینیم کے شہنشاہ کنسٹنٹائن کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ دسویں صدی میں آرگن کا استعمال یورپ کے کئی حصوں میں ہونے لگ پڑا۔ مگر اس کی نہایت ہی سادہ اور بھدی شکل تھی اور اسمیں طاقت بھی بہت کم تھی ۔

لارڈ نارتھمپٹن صاحب کی اپیل کے جواب میں جو انہوں نے بائبل سوسائٹی کے سنٹینری فنڈ کی تکمیل کیلئے ۲۵ ہزار پونڈ کے واسطے کی تھی ۱۳۸۰۰ پونڈ بائبل ہوس میں پہنچ گئے ہیں۔ اس میں تین ہزار پونڈ ایک شخص کا عطیہ ہے ۔

تذکرۃ الحکمائے یونان

ستاروں کا ملاحظہ کرے۔ وہ آسمان کیطرف دیکھتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ گڑھے میں گر پڑا اور اس سبب سے وہ اپنے اوپر واویلا کرنے لگا۔ اُس بڑھیا نے اُسے کہا۔ اے تھیلس! تو جو اپنے پیروں تلے نہیں دیکھ سکتا کیا خیال کرتا ہے کہ جو کچھ آسمان میں ہے اُسے سمجھ لونگا؟"

پمفیلے کہتا ہے کہ اُس نے مصریوں سے علم ہندسہ سیکھ کر سب سے پہلے دائرے میں مثلث قائمۃ الزاویہ بنایا اور اپنی اس دریافت کی شان میں ایک بیل قربانی کیا۔ اور تھیلس ہی نے فرو گیانی یوتیلس کی دریافتوں کو اُن کے درجہ کمالیت تک پہنچایا۔ مثلاً مثلث غیر متساوی الزاویہ و اضلاع اور مثلث اور خطوط کی بابت دیگر تحقیقات ہیں۔ ہیرانیمس کہتا ہے کہ اس نے مصر کی میناروں کو اُن کے سایہ سے پیمائش کر لیا جبکہ اُن کا سایہ اُن کے برابر تھا ۔

اُس کا قول تھا کہ پانی تمام چیزوں کی اصل ہے اور کہ دنیا میں زندگی ہے اور دیوتاؤں سے مملو۔ ارسطاطالیس اور ہیپیاس کہتے ہیں کہ وہ کہتا تھا کہ بیجان چیزوں میں بھی روح ہے اور ارسطاطالیس کہتا ہے کہ اس نے پانی کو تمام چیزوں کی اصل اس لئے قرار دیا کہ اُس نے یہہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ تری ہی حیوانی اور نباتی زندگی کی اصل ہے (ما بعد الطبیعیات کتاب ۱ باب ۳ ۹۸ ب ۲۲) اور اُس کا خیال تھا کہ مقناطیس اور کہربا میں بھی روح (یعنی جان ہے) وہ کہتا تھا کہ زمین پانی پر تیرتی ہے ۔

اُس کے بہت سے مقولے ڈایوجینیس لائرٹیس نے اپنی کتاب "فلاسفران عظام کی حیات و آراء" میں درج کیے ہیں وہاں سے ہم اسجگہ اپنے ناظرین کے فائدے کے لئے نقل کرتے ہیں "خدا تمام چیزوں سے قدیم ترین ہے کیونکہ وہ پیدا نہیں ہوا۔ دنیا تمام چیزوں سے خوبصورت ترین ہے کیونکہ یہہ خدا کی دستکاری ہے۔ مکان تمام چیزوں سے بڑا ہے کیونکہ تمام چیزیں اُس میں ہیں۔ ذہن تمام چیزوں سے تیز ترین ہے کیونکہ یہہ ہر شے کے اندر دوڑ جاتا ہے۔ ضرورت (یا قسمت) تمام چیزوں سے طاقتور ہے کیونکہ یہہ ہر ایک چیز پر حکمران ہے۔ زمانہ تمام چیزوں سے دانا ترین ہے کیونکہ یہہ ہر ایک چیز کو دریافت کر لیتا ہے"۔ کسی نے اُس سے پوچھا "تو مر کیوں نہیں جاتا؟" اُس نے کہا "کیونکہ مجھے مرنے اور جینے میں کوئی فرق نظر نہیں آتا"۔ کسی نے اُس سے پوچھا "رات پہلے بنی تھی یا دن؟" اُس نے جواب دیا "رات ایک دن پہلے بنی تھی"۔ ایک اور شخص نے اُس سے دریافت کیا۔ کہ کیا کوئی شخص غلطی کر کے خدا کی نگاہ سے بچ سکتا ہے؟ اُس نے کہا "نہیں۔ اگر وہ برا خیال بھی کرے تو اُسکی نظر سے بچ نہیں سکتا"۔ ایک زانی نے اُس سے استفسار کیا کہ میں قسم کھاؤں یا کہ میں نے زنا نہیں کیا؟ اُس نے جواب دیا کہ "جھوٹی قسم زنا سے بدتر نہیں ہے"۔ جب کسی نے اُس سے پوچھا کہ "بہت ہی مشکل کونسی بات ہے؟" تو اُس نے کہا "اپنے آپ کو جاننا۔ اور آسان کیا ہے؟" "دوسرے کو مشورت دینی"۔ نہایت مرغوب کیا ہے؟ "کامیاب ہونا"۔ اس سوال کا کہ الوہیت کیا ہے اُس نے یہہ جواب کہ "جس کا نہ شروع ہو نہ آخر"۔ ایک شخص نے اُس سے سوال کیا کہ آدمی اپنی بد قسمتی کا بہ آسانی متحمل کیونکر ہو سکتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ "جب وہ دیکھتا ہے کہ میرے دشمن مجھ سے بھی زیادہ بد قسمت ہیں"۔ جب اُس سے یہہ سوال کیا گیا کہ آدمی کس طرح نہایت خوش اسلوبی اور راستی سے زندگی بسر کر سکتا ہے؟ تو اُس نے جواب دیا۔ "اگر ہم کام خود نہ کریں جسکا الزام ہم دوسروں پر لگاتے ہیں"۔ اس سوال کے جواب میں کہ خوش کون ہے؟ اس نے یہہ کہا کہ "جو تندرست ہے اور کشادہ معاش اور صیقل ذہن"۔ اُس نے کہا "بُرے افعال کے ذریعہ دولتمند مت بنو اور کسی شخص کو اس قابل مت ہونے دو کہ وہ اُن کے برخلاف بولکر جو تمہارے ساتھ دوستی رکھتے ہیں تمہیں ملامت نہ کرے جیسی کہ تم اپنے والدین کی خدمت کرتے ہو ویسی ہی خدمت تم اپنے بچوں سے امید رکھنے کے مستحق ہو"

ڈایوجینیس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے



پہلے اُسی نے یہہ تعلیم دی کہ انسان کی روح غیرفانی ہے*

۲- انا کیمنڈر

آیونی مدرسہ کا دوسرا فلاسفر اور تھیلس کا شاگرد انا کیمنڈر تھا جو اپنے استاد کا ہمشہری اور ہمعصر تھا- اُس کے والد کا نام پراکسیاوس تھا- اپلوڈورس کے بیان کے مطابق وہ ۵۸ ویں اولمپیڈ کے دوسرے سال میں چوراسی برس کا تھا- اور اس وقت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرگیا- اغلباً قبل از مسیح ۶۱۱ اور ۶۱۰ کے درمیان پیدا اور ۵۴۶ قبل از مسیح میں فوت ہوا ہوگا- ڈایوجنیس کے بیان کے روسے ثابت ہوتا ہے (۱، ۵، ۲، ۶)، کہ علم ہیئت کی بابت اُس نے یہہ دریافت کی تعیین کہ زمین ایک گول دائرے کے درمیان واقع ہے- اور کہ مہتاب آفتاب سے روشنی لیکر درخشاں ہوتا ہے اور کہ آفتاب زمین سے کچھ کم نہیں ہے- اور کہ وہ نہایت ہی شفاف آگ ہے- اُسی نے سب سے پہلے دھوپ گھڑی کا مقیاس یا کانٹا بنایا اور انہیں سے لعض کو لکیڈیمونیہ میں دھوپ گھڑی پر رکھا اور ان سے کسوف وخسوف اور اعتدال ربیعی وخریفی دریافت کیا- اور اُس سے گھڑیاں بھی بنائیں- اور سب سے پہلے اُسی نے زمین اور سمندر کا نقشہ بنایا اور ایک کرہ بھی- ان تمام مضامین پر اس نے ایک کتاب بھی لکھی تھی مگر وہ اب جہان سے مفقود ہوگئی ہے*

وہ کہا کرتا تھا کہ تمام اشیا کی اصل غیرمحدودیت ہے- مگر اس نے محدودیت کی تعریف نہ کی کہ آیا اس سے مراد ہوا یا پانی یا کچھ اور ہے- ڈاکٹر زلر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے مادے کا بغیر محدود ڈھیر مراد ہے جس میں سے تمام چیزیں نکلتی ہیں اور جس میں وہ برباد ہوکر پھر واپس چلی جاتی ہیں تاکہ وہ اُس جرم کا جو انہوں نے وقت کے برخلاف کیا ہے ایک دوسرے کا کفارہ دیں اور سزا بھگتیں (سمپلی شیس اس کی تفسیر ارسطاطالیس کی طبعیات پر ۲۴ و ۱۸ء)- حرارت اور برودت- رطوبت اور یبوست اس ابتدائی مادہ سے بوجہ اُسکی ازلی حرکت کے واقع ہوتی ہیں*

دلچسپ معلومات

یل یونیورسٹی کے ڈاکٹر پروفیسر فشر صاحب نے مشاہدہ سے دریافت کیا ہے کہ تماکو کے استعمال سے طلبا کے جسم اور ذہن پر بڑا بھاری اثر ہوتا ہے- وہ بیان کرتے ہیں کہ چار سال کے عرصہ میں ۱۸۷ طلبار کی ایک جماعت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۷۷ طلبا جو تماکو بالکل استعمال نہیں کرتے تھے باقی ماندہ ۷۰ طلبا سے جو تماکو استعمال کیا کرتے تھے ۱۰ فیصدی وزن میں ۲۶ فیصدی فراخی سینہ میں- اور ۷۷ فیصدی پھیپھڑے کی خوبیوں میں ترقی کرگئے- اور جب اس جماعت کو بلحاظ لیاقت کے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تو اعلیٰ لیاقت والوں کے زمرہ میں وہی زیادہ تھے جو بالخصوص ان میں سے تھے جو تماکو ہرگز استعمال نہیں کرتے*

تختۂ زمین کے قدیم بحری زمانہ میں یعنی جبکہ اس کا کوئلہ کا پرت بنا ایسے لمبے لمبے کیڑے موجود تھے جنکی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں ہے- چنانچہ بعض قسمیں اُن کی ایسی تھیں کہ اُن کے بازوں کا درمیانی فاصلہ ۱۲۵ انچ سے کم نہ تھا- اور دیگروں کی وسعت ایک دو فٹ اور زیادہ تھی*

بحراطلانطک کے پانی میں سے جب اس میں تبخیر ہوتی ہے تو فی ٹن ۸۱ پونڈ نمک نکلتا ہے پیسفک کے پانی میں سے ۷۹ پونڈ- ارکٹک اور انٹارکٹک پانیوں میں سے ۸۵ پونڈ- اور بحیرہ مردار کے پانی میں ۱۸۷ پونڈ نمک فی ٹن برآمد ہوتا ہے*

ٹدالانام ایک گانوں ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ میں واقعہ ہے وہاں کے ایک زمیندار بنام گنڈا سنگھ کے پاس ایک ایسی گائے ہے کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا گذرا ہے کہ اس نے دو بچھڑے دیئے تھے اور اب مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو اُس نے دو بچھڑے اور ایک بچھڑی دی ہے- یہہ تینوں موجود اور باسلامت ہیں- قد بھی معمولی اور بچھڑوں کی طرح ہیں- قانون قدرت بتلا رہا ہے کہ اس کا مقنن جو چاہے سو کر سکتا ہے- اور جو باتیں انسان کے سامنے ناممکن ہیں وہ اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے*

مشن فیلڈ

۲۳ ماہ مارچ کو چھاؤنی لکھنؤ میں ویسلین مشن کے متعلق ایک نہایت خوبصورت چیپل کا افتتاح ہوا- یہہ عمارت اعلیٰ درجہ کی اینٹوں اور عمدہ چھت اور بڑے بڑے عمدہ پتھروں سے بنی ہوئی ہے- ۵۰ فیٹ بلند برج بھی اس پر بنا ہوا ہے- عمارت کی کل لاگت ۱۲ ہزار روپیہ ہے- تین سو آدمیوں کی گنجائش ہے*

وائی- ایم- سی- اے کی انڈین نیشنل کونسل کے اجلاس میں ذیل کے اصحاب بطور ڈیلیگیٹ انتخاب کئے گئے جو دنیا بھر کی کنونشن منعقدہ پیرس ۲۱ سے ۲۹ اپریل میں حاضر ہونگے یعنی مسٹرز جمس مارسن- فرنک جے کلارک اے سی آردن- فرنک اینڈرسن (بمبئی)، ڈبلیو آر ٹی میکی (مدراس)، بی آر بارنیر- جاس ایف پارکر- پادری ایف ڈبلیو سٹینتھل- پادری رابر اینڈرسن*

گذشتہ سال میں ویسلین میتھوڈسٹ مشن کا کام ٹرانسوال میں کامیابی کے ساتھ ہوا- وہاں اسوقت ۵۰ انگریز مشنری- ۲۰۰ دیسی خادم الدین ممبران کا اضافہ ۲۵۴۵ زیرآزمایش ۱۳۱۹ ممبران- ۱۶ کلیسیائیں- منادی کرنیکی جگہیں ۶۳۹- کل ممبران جو پورے طور پر کلیسیا میں شامل ہیں ۱۲۵۰۹۸- طلبار ۳۹ ۱۱۳- مقامی واعظ ۹۲۹۱- منادی کی جگہیں ۶۴- جائیداد کی قیمت موجودہ ۳ لاکھ پونڈ- گذشتہ سال ۲۸ ہزار پونڈ وصول ہوا*

انڈیا سنڈے سکول یونین امتحان سال گذشتہ میں ۱۳۴۶۲ امیدوار تھے جنمیں سے ۱۰۰۲۸ کامیاب ہوئے ۱۸۹۷ سے سنہ ۱۹۱۰ء تک اس یونین کی طرف سے ۱۵ یتیم پانچ سال تک پرورش پاتے رہے- اب کہ یونین کی طرف سے

آخری قسط مل گئی ہے۔ اس کام کے لئے فنڈ کی ضرورت ہے ؛

لاہور کے پادری علی بخش صاحب ولایت کی سیر کے لئے گذشتہ ماہ لاہور سے روانہ ہوگئے ہیں ؛

گذشتہ بھونچال سے کانگڑہ میں تین مشنری صاحبان مشن ہوس کے منہدم ہو جانیکے سبب سے جان بحق ہوگئے یہہ تینوں چرچ مشنری سوسائٹی کے متعلق تھے ؛

ڈاکٹر میلن جو پہلے بمبئی کے لشپ تھے اب ویسٹ منسٹر میں ایبو چرچ کے اکسٹر مقرر ہوگئے ؛

مضامین

ایمان

ایمان الٰہی فضیلتوں میں سے پہلی فضیلت ہے۔ کہ یہہ خدا کی ایک بخشش ہے جس سے ہم اپنی عقل میں روشنی پاتے ہیں۔ اور یہہ روشنی ہماری جان کو ایمان کے مضبوط رکھنے کے لئے سربلند کرتی ہے۔ اور اُن تمام راستیوں کو جو خدا نے ظاہر کی ہیں تحقیق کرتی ہے فقط اس سبب سے کہ خدا نے اپنی کلیسیا سے انہیں ظاہر کیا۔ اور یہہ کلیسیا دیدنی ہمارے روبرو ہے۔ اگرچہ یہہ راستیاں دشواری سے ہماری عقل میں نظر آتی ہیں ایمان سب فضیلتوں میں سے پہلی فضیلت اس لئے ہے کہ ایمان ہمیشہ کی زندگی کا برابر واسطہ ہے۔ اور ہماری پاکیزگی کا اول اور بنیاد ہے۔ کہ بغیر اس کے خدا کی اطاعت کرنی غیر ممکن ہے۔ اور انسان اس کا لے پالک فرزند ہرگز نہیں ہوتا جیسا کہ مقدس پولوس فرماتا ہے (بغیر ایمان خدا کی اطاعت کرنی غیر ممکن ہے) ؛

(ایمان۔ امید۔ محبت) یہہ تینوں الٰہی فضیلتیں کہی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ یہہ بلاواسطہ خدا سے حاصل ہوتی ہیں۔ ایمان کی پہلی بزرگی اور صداقت یہہ ہے کہ ہمارے دل کو خدا کی پرستش کیطرف مائل کرتا ہے اور ایمان خدا کی بخشش اس لئے کہلاتا ہے کہ ہم اس فضیلت کے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے ایمان خدا کی محض بخشش ہے۔ اس سبب سے کہ خدا ہمیں دائمی سلامتی پانیکے واسطے اپنے بے انتہا رحم سے یہہ فضیلت دیتا ہے جیسے کہ ہمارا مخلص انجیل مقدس میں فرماتا ہے (کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسکو اپنی طرف نہ کھینچیگا) اور مقدس پولوس فرماتا ہے (ہم ایمان کی مہربانی پاتے ہیں اور اسکی خاطر اپنی جان کو بچاتے ہیں اور یہہ اپنی لیاقت کے سبب سے نہیں پاتے ہیں بلکہ خدا کی ایک محض بخشش ہے) تمام راستیوں کا یقین کرنا جو ایمان ہمارے روبرو رکھتا ہے ایسی ہی بخشش ہے کہ ہم اسی طرح اُن راستیوں کے یقین کرنے کو آپ بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ یہہ ایمان طبعی طاقت کے اوپر ہے۔ اور یہی ایمان کا نور ہماری عقل کو روشنی اور سربلندی دیتا ہے۔ اس لئے اسکو پانے کیواسطے اور کامل کرنے کے لئے الٰہی مہربانی کی ایک بزرگ مقدار شرح چاہئے۔ جیسے کہ مقدس پطرس فرماتا ہے اُس نے ہم لوگوں کو تاریکی سے نکال دیا اور اپنے عجایب چراغ میں رکھا۔ کہ یہہ چراغ ہماری عقل کو اُن تمام راستیوں پر کہ خدا نے اپنے رحم سے ہمپر ظاہر کیں یقین کرنیکو پاک روشنی دیتے ہیں۔ اور ہماری رضا کو مشتعل کرتے ہیں تاکہ ہم تمام فروتنی اور عاجزی سے یقین کریں۔ جیسے کہ ہماری نظریں بغیر روشنی کے کسی چیز کو دیکھہ نہیں سکتیں ہیں۔ ویسے ہی ہماری عقل بغیر ایمان کی روشنی کے خدا کو اور الٰہی سر کو ہرگز معلوم نہیں کر سکتی ہے۔ ہاں یہہ الٰہی سر انسانی عقل کے سامنے ایک دشواری اور تعقیدات میں سے ہیں اور مثل اُس جہاز کی ہیں جو اندھیری رات میں سمندر میں ہوتا ہے۔ اُسوقت اہل جہاز بڑی ہوشیاری سے ادھر ادھر کسی روشنی کو دیکھتے ہیں۔ جب کوئی چراغ اُن کو نظر آجاتا ہے تو وہ جان لیتے ہیں کہ اس چراغ کے نیچے بندر ہے مامن ہے۔ پھر وہ جہاز کو اسکی سیدھہ پہ پہنچاتے ہیں اور وہ مامن میں پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا ایمان ہے مقدس پطرس فرماتا ہے (ایمان ایک بڑا چراغ ہے کہ یہہ اندھیرے میں روشنی دیتا ہے) راستہ ہے کہ دنیا ہولناک سمندر ہے۔ جسمیں بہت خطرات ڈوبنے کے ہیں اور ہم اُس میں نادانی کی تاریکی میں زندگانی کرتے ہیں۔ لیکن ایمان کا مقدس چراغ ہمکو رہنمائی کرتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی جان کو بچا سکیں۔ اور مامن پر پہنچ جاویں۔ ہمارے حواس خمسہ اکثر اوقات غلطی کرتے رہتے ہیں۔ اور یہی حال ہماری عقل کا ہے کہ بہت دفعہ یہہ راستی سے پہلو تہی کرتی ہے۔ اس لئے کہ یہہ عقل ہماری نفسانی خواہشوں سے مغلوب ہوکر گناہ میں پڑ جاتی ہے۔ ایمان کا یہہ حال نہیں ہے آجتک یہہ ثابت نہیں ہوا کہ ایمان کسی بری خواہش یا تلوار یا کسی حکومت کے زور سے مغلوب ہوا ہو۔ لہٰذا اگر الٰہی دین کے سر سے سمجھنے میں ہماری عقل کو دشواری۔ اور تعقید معلوم ہو تو ہو پس عقل انسانی ان دونو باتوں میں عاجز ہے اس لئے اُسکی گواہی نامقبول ہے اور کلام الٰہی ان باتوں میں معتقد اور بے قصور ہے۔ لہٰذا الٰہی کلام کی روشنی سے ہم ایمان کی راستیوں پر تحقیق سے یقین کرتے ہیں۔ زیادہ اس سے کہ ہماری آنکھوں نے دیکھا یا ہمارے کانوں نے سنا۔ الٰہی کلام معتقد ہے اس لئے کہ خدا نے وہ راستیاں کہ اپنی کلیسیا کی معرفت ہمپر ظاہر کیں۔ اور خدا بے حد فہم اور بے انتہا صادق ہوکر ہمکو فریب نہیں دے سکتا۔ یہہ غیر ممکن ہے تمام چیزیں دنیا کی یعنے دولت خوشیاں عزت ہم دیکھتے ہیں تمام ہیں اتنی تسلی کی ہیں۔ لیکن ہمکو اتنا قیام اور تسلی نہیں دے سکتیں جتنا کہ ایمان کی راستیاں قیام اور تسلی دے سکتیں ہیں۔ اس لئے ثابت ہے کہ ان راستیوں کی بنیاد الٰہی اقتدار ہے ایمان کے استعمال میں دو فعل ہیں۔ پہلے دانش کا کہ یہہ یقین کرنے کا ارادہ کرتی ہے۔ دوسرا فعل عقل کہ یہہ حقیقت سے اُن تمام راستیوں کو کہ خدا نے ظاہر کیں یقین کرتی ہے۔ اور وہ سبب کہ ہماری عقل کو حقیقت سے یقین کرنے کو ترغیب دیتا ہے فقط

خدا ہے۔ اور خدا جبکہ بالکل صداقت ہے اُس سے دروغ کا آنا غیر ممکن ہے۔ اور یہہ سبب ہے کہ خدا ہماری دانش کو اُن تمام راستیوں پر کہ خدا نے اپنی کلیسیا کی معرفت ظاہر کیں یقین کرنیکی حس دیتا ہے جس سے ہم خوب معلوم کرتے ہیں کہ تمام الہی شہادتیں اور تمام سرّ جو اُس نے اپنی کلیسیا سے بیان کئے ہیں سب کے سب برحق ہیں اور ہم اُن کی حقیقت پر یقین کرتے ہیں وہ دانش کو یقین کرنیکی ترغیب دیتے ہیں بہت سے ہیں؛

انسان کے دل کا اختیار اور حالت

پیدائش ۴ ب ۷ ت۔ اگر تو اچھا کرتا کیا تو مقبول نہوتا اور اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر موجود ہے اور تیرا اُلو(؟) رکھتا ہے پر تو اُسپر غالب آ؛

استثنا ۳۰ ب ۱۹ ت۔ میں آج کے دن آسمان اور زمین کو تمہارے اوپر گواہ لاتا ہوں کہ میں نے زندگی اور موت اور برکت اور لعنت تمہارے سامنے رکھی پس تم زندگی کو پسند کرو تاکہ تو اور تیری اولاد دونوں جئیں؛

انسان کا دل اکثر فضل کا مقابلہ کرتا ہے

امثال ۱ ب ۲۴ ت۔ از آنکہ میں نے بلایا پر تم نے نہ مانا میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا پر کوئی متوجہ نہ ہوا بلکہ تم نے میری ساری نصیحتوں کو ناچیز جانا اور سرزنش کی قدر نہ کی؛

یسعیاہ ۵ ب ۴ ت۔ کہ میں اپنے تاکستان کے لئے کیا زیادہ کر سکتا جو میں نے نہ کیا اور اب جو میں نے اُس کے انگوروں کا انتظار کیا تو کس لئے یہہ جنگلی انگور لایا؛

حزقیل ۱۸ ب ۲۳ و ۳۲ و ۳۲ ت۔ خداوند یہواہ کہتا ہے کہ کیا مجھے اس سے کچھ شادمانی ہے کہ شریر مر جاوے اور اس سے نہیں کہ وہ اپنی راہوں سے باز آوے اور جیئے سارے برے کام جنہیں کرکے تم گنہگار ہوئے آپ سے جدا کرکے پھینک دو اور اپنے لئے ایک نیا دل اور نئی روح پیدا کرو کاہیکو تم جو اہل اسرائیل ہو مروگے کہ خداوند یہواہ کہتا ہے کہ مجھے اُس کے مرنے سے جو مرتا ہے شادمانی نہیں اسلئے پھیرو اور جیتے رہو؛

حزقیل ۳۳ ب ۱۱ ت۔ تو اُن سے کہہ کہ خداوند یہواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اسمیں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور جیئے باز آؤ تم اپنی بری راہوں سے باز آؤ تم کاہیکو مروگے اے اسرائیل؛

متی ۲۳ ب ۳۷ ت۔ اے یروشلم اے یروشلم جو نبیوں کو مار ڈالتا اور انہیں جو تجھ پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جسطرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھا کرتی ہے جمع کروں پر تو نے نہ چاہا۔ (لوقا ۱۳ ب ۳۴ ت)؛

اعمال ۷ ب ۵۱ ت۔ اے گردن کشو اور دل اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامنا کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے ویسے ہی تم بھی؛

عبرانیوں ۱۲ ب ۱۵ ت۔ غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی خدا کے فضل سے غافل نہ ہو اور نہ ہووے کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ کے اٹھے اور اس سے بہتیرے ناپاک ہو جاویں؛

۲ پطرس ۳ ب ۹ ت۔ خداوند اپنے وعدے کی بابت سستی نہیں کرتا جیسا بعضے سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے لئے صبر کرتا ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہووے مگر کہ سب توبہ کریں؛

مکاشفات ۳ ب ۲۰ ت۔ دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے اور میرے لئے دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آؤنگا اور اُس کے ساتھ شام کا کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا؛

عبدالرحیم از لاہور شہر

فرانس میں تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ریڈیم کی اشاع حرارت و روشنی سے مارگزیدہ بالکل تندرست ہو جاتا ہے؛

مراسلات

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب

زاد عنایتکم۔ تسلیم مضمون ذیل کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں؛

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی آمد کا نشان

زلزلہ

آج مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا قادیانی کا اشتہار موسومہ (الانذار) میری نظر سے گذرا جسمیں آنجناب نے ۴ اپریل کے زلزلہ کو اپنی صداقت کی دلیل گردانا ہے نیز ایک اور پیشگوئی یوں فرماتے ہیں۔ ”خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگیگا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا“۔ پھر یوں فرماتے ہیں ”مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جسکو قیامت کہہ سکینگے۔ اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئیگا۔ اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ اُسکو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا“۔ وغیرہ

سچ ہے ملہم جو ہوئے اس لئے ایسی بے شکانہ اور بے تکی پیشگوئی فرماتے ہیں۔ ہر ایک دانا شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہہ خدا تعالےٰ کی طرف سے پیش گوئی نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب کی بناوٹی بات ہے مجھے اس جگہ ایک ملنگ کی پیشگوئی یاد آگئی ہے جو مثل مرزا صاحب پیشگوئی کیا کرتے تھے۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے ملنگ مذکور کو برا بھلا کہا۔ ملنگ صاحب طیش میں آگئے اور یہہ پیشگوئی فرمائی جو پنجابی زبان میں یوں کہی جاتی ہے؛

پٹن شاہ کا چیلا میں بھی بڑا ملنگ
پنج دس برساں اندر بھناں تیری ٹنگ

یعنی میں بڑا خدا رسیدہ مرشد پٹنے شاہ کا شاگرد ہوں پانچ دس سال میں ضرور تیری ٹانگ توڑینگی۔ ویسے ہی



ہماری مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کیونکہ اگر کوئی نہ کوئی عظیم نشان یا وقوعہ دنیا میں ہوتا ہی ہو۔ جب کبھی ہوگا فوراً ۴ اپریل ماہ حال ۱۹۰۵ء کی پیشگوئی سے نسبت دے دیں گے۔ مرزا ئے سن یہ قیاسی پیشگوئی کو تو وہی تسلیم کریگا جو آپ کا مرید ہو۔ دوسرے لوگ تو ان باتوں کی طرف جو بے سروپا ہیں ہرگز اپنی توجہ مبذول نہیں کرنے کیونکہ ان باتوں کے تسلیم کر لینے میں سراسر ایمان کا نقصان ہے۔ لہذا میں نے چاہا کہ اس زلزلہ کی اصل حقیقت کو ظاہر کرکے پبلک کو مرزا صاحب کے دھوکہ سے آگاہ کردوں۔

ناظرین پر مخفی نرہے کہ اگرچہ سطح زمین پر خفیف زلزلہ آتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ زلزلہ جو ۴ اپریل کو ظاہر ہوا معمولی زلزلوں میں شامل نہیں۔ بلکہ یہ واقعہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کی تیاری کی خاص علامت ہے۔ دیکھو ہمارا خداوند خود کیا فرماتا ہے۔ تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تمہیں گمراہ نکرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئینگے اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں اور لڑائیوں کی افواہوں کی خبر سنوگے۔ خبردار مت گھبراؤ کیونکہ ان سب باتوں کا ہونا ضرور ہے پر اب تک آخر نہیں ہے۔ کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آئے گی اور کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آئینگے پر یہ سب مصیبتوں کا شروع ہے۔ مقدس متی ۲۴ باب ۷-۸ اس کے ساتھ مکاشفات ۶ باب کو بھی پڑھو۔ تب بخوبی ظاہر ہوجائیگا کہ یہ سب نشانات ہمارے خداوند مسیح کی آمد ثانی کی علامتیں ہیں۔ تاکہ ہر ایک شخص بت پرستی اور مردہ پرستی اور قبر پرستی کو چھوڑ کر مسیح کی کشتی میں سوار ہو جائے اور اپنی روح کو بچائے۔ تا ایسا نہو کہ وہ آجائے اور اسکے غضب میں گرکر ہلاک ہوجائیں۔ پس اس زلزلہ میں نہ کچھ حصہ مرزا صاحب کا ہے اور نہ ان کی صداقت۔ بلکہ یہ نشانات ان کے دعویٰ مسیحیت کی بطالت ہیں ہیں۔ کاش کہ مرزا صاحب اپنے جھوٹے دعووں کو ترک کرکے اپنی روح کے ساتھ بھلائی کریں۔ کیونکہ آج وقت ہے۔

المرقوم یعقوب مسیح از جموں

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آداب۔ ہم مندرجہ ذیل مضمون ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے جو کہ آپکے ایک معزز نامہ نگار نے قادیان سے بھیجا ہے نقل کرتے ہیں جس سے نورافشاں کے پڑھنیوالوں کو بخوبی معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جو دربارہ طاعون کی تھی کسقدر راست ثابت ہوئی۔ (ستیہ دھرم پرچارک جلد ۱۵ نمبر ۱۸ ص ۶ بابت سمت ۱۹۶۱ بکرمی) خ۔ ق۔

طاعونی پیغمبر کی امت میں پلیگ اور نسل محمدی

نہایت قلق اور رنج سے کہا جاتا ہے کہ امسال پھر تھوڑے روز سے قادیان میں پلیگ نمودار ہے اور قریباً دس کے لگ بھگ زن و مرد اس مرض موذی سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

یوں تو ہر واحد کی موت موجب افسوس اور انسانی ہمدردی کی مقتضی ہے۔ مگر دو تین موتیں نہایت ہی عبرت کا باعث ہیں۔

سب سے اول میاں عبد اللہ عرف لسبو احمدی کی موت ہے۔ یہ شخص مرزا کے خالص مریدوں اور پکے معتقدوں میں سے تھا۔ اسکے اعتقاد کا یہ حال تھا کہ وہ درحقیقت اپنے دل میں یہ رکھتا تھا کہ مجھے ہرگز پلیگ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ میں مرزا صاحب کا باایمان مرید ہوں۔ نہ جانے کہ کیوں ۱۰ تاریخ کو گردن پر خفیف سی گلٹی نمودار ہوئی جسکو اس نے بہت بڑا دل بڑا چھپائے رکھا کہ ظاہر ہو جانے پر کہیں مرزا صاحب کے الہام میں فرق آ سکے۔ مگر یہ ناموراد کب چھپائی جا سکتی تھی۔ اگلے روز سخت بخار ہو گیا جسپر اس نے اپنے والد کو خبر دی۔ والد نے اسے پاس بھیجا میں نے پوچھا کہ بخار کے ساتھ کوئی اور عارضہ (پھوڑا وغیرہ) تو نہیں اس کے باپ نے بتایا کہ نہیں مرض صرف بخار ہی بتلاتا ہے۔ خیر میں نے حسب معمول کافور اور مشک وغیرہ بچاؤ کے لئے مناسب سمجھا استعمال کو کہا۔ اور تاکید کی کہ پھوڑا وغیرہ ہو تو اطلاع دینا مگر شام تک مجھے کوئی اطلاع نہ پہنچی۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ عبد اللہ کو پھوڑا بھی ساتھ ہے اور وہ اسکو بخار سے بھی ایک روز پہلے کا بیان کرتا ہے۔ اسکے والد نے اسی اخفا کی وجہ پوچھی تو بیچارے نے صاف طور پر بتلا دیا۔ کہ میں نے صرف اسی لئے نہیں بتلایا تھا کہ مرزا صاحب کی بدنامی ہوگی (یہی وہ پیر کی پاسداری ہو تو ایسی ہی ہو) اب آپ مولوی نورالدین صاحب کو میری بیماری کی اطلاع کردیں اور میری طرف سے انکساری کا اظہار کرکے علاج کی استدعا کریں۔ مگر افسوس کہ اس کے والد کی نہایت گریہ وزاری پر بھی اسکے قابل رحم حالت پر مولوی صاحب نے رحم نہ کیا۔ اور دو ٹوک جواب دیدیا کہ ہم نہیں جاتے۔ اس کے والد نے معقول فیس دینے کا وعدہ کیا۔ مگر ہائے جان کیسی پیاری ہے کوئی بھی نہ گیا۔ آخر اس کا والد دوسرے دن مرزا صاحب کے پاس پہنچا۔ اور اپنے بیٹے کا سارا حال بیان کیا اور دیکھنے کے لئے نہایت منت و خوشامد کی۔ مگر یہ سمجھانے سے تو درکنار (مرزا صاحب تو خود تیسری منزل پر قفل لگائے ڈیرہ جمائے رہتے ہیں گویا پلیگ کو پھٹکنے نہیں دیتے دائیں بائیں انگیٹھیاں جلتی اور فنائل چھڑکتے رہتے ہیں) اوپر سے ایک دوائی کی شیشی بھیجدی اور کہلا بھیجا کہ جاؤ تسلی رکھو شفا ہو جائے گی۔ ہم نہیں جا سکتے۔ بیچارہ ہر طرح سے مایوس ہو کر گھر میں واپس آیا۔ اور بیٹے کو اسکے پیر کا پیغام آ سنایا۔ مگر اسکا یقین دیکھئے کہ جب اپنے باپ سے دعا کا نام سنا فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور باپ سے کہنے لگا کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کی خیالی دعا ہی سب گناہوں کی معافی کے لئے کافی ہے۔ چہ جائیکہ آپنے اپنے دست مبارک سے دوائی بھی ہمراہ بھیجی ہے۔ سنا ہے کہ اسکے باپ نے دوائی کھلادی اور ۱۵ منٹ میں بیچارہ جان بحق ہو گیا۔ (یہی وہ انتخاب العلاجات اسی کا نام ہے)

دوم۔ بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر کے بیٹے کو پلیگ ہوئی۔ اس کے والدین کے سوا کسی احمدی نے خبر تک نہیں لی۔ ایڈیٹر الحکم نے بجائے پلیگ کے اور



سخت بخار اپنے اخبار میں تحریر کیا۔ مگر بابو صاحب نے چپکے چپکے گھر تبدیل کر لیا۔ اور بڑی مسجد میں ڈیرہ آ جمایا۔ شاید انکا خیال ہوگا کہ خدا کے گھر میں طاعون نہیں ہوگی۔ مگر پلیگ بڑی موذی ہو بیت اللہ میں آ گھسی۔ اور اگلے دن بابو صاحب خود سخت بیمار ہو گئے۔ بابو صاحب کو پلیگ آتے ہی چھاتی سے خون آنے لگ گیا۔ انہوں نے بھی ہر چند مرزا صاحب و مولوی نورالدین صاحب و میاں قطب الدین صاحب و دیگر صاحبان سے التجا کر بھیجی کہ میری خبر لیں مگر کوئی نہ آیا۔ اور سب احمدیوں کو حضرت جی نے حکم دیدیا کہ کوئی مسجد میں نہ جائے۔ سنا ہو کہ مسجد سے چمڑے کا ڈول بھی اُٹھا کر لے گئے تاکہ وہاں کوئی نماز بھی نہ پڑھے۔ بابو صاحب کی دو بیویاں اور ایک سالہ اُن کے پاس موجود تھے اُن کے سوا کوئی احمدی خبر تک لینے نہ آتا تھا۔ سنا ہو کہ اس کس مپرسی کی حالت میں مسافر بابو کی بیوی نے احمدیوں سے مایوس ہو کر ایک آریہ سے کسی حکیم کو بلا دینے کی التجا کی جس نے بہت کچھ تشفی و تسلی کر کے کسی کو بلا دینے کا وعدہ کیا مگر افسوس کہ اُن کی اس جد و جہد میں بابو صاحب اس جہان سے چل بسے۔ اور جنازہ اُن کے سالے اور ایک چوکیدار اور دو مزدوروں کے طفیل سے باہر نکالا گیا ورنہ میت کے پڑا رہنے کا اندیشہ تھا خدا نہ کرے۔ اس سال دوسرے سال کی نسبت احمدی زیادہ گھبرائے ہوئے ہیں۔ ۲۰ مارچ کو بازار سے سودا خریدنے تک کا حکم بند کر دیا گیا ہو اور احمدی دھڑا دھڑ باہر بھاگے جا رہے ہیں۔ افسوس کشتی نوح بھی نہ بچی اور طاعون کی طغیانی کا سیلاب مرزا کی کشتی نوح بھی توڑ کر بہا لے گیا۔ اب اگر مرزا صاحب یہہ بتلائیں۔ کہ یہہ لوگ اپنے ایمان کی خامی کے سبب سے پلیگ کا شکار ہوئے ہیں تو بیچارے نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ خیر ہمیں یہہ معلوم کر کے بڑا ہی افسوس ہوا کہ میت کو بلا غسل باہر لیجانے کا حکم دیا جو سکے وارثان نے نہ مانا۔ القصہ مرزا صاحب اور مولوی صاحب وغیرہ متوفی کے جنازے تک میں شامل نہیں ہوئے۔ جنازہ بھی اُٹھا ہی ہے سے ہی پڑھ دیا۔ اور یہیں تک بے مروتی نہیں کی۔ بلکہ مرحوم کی بیویوں کو فوراً مسجد سے نکل جانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور جبراً گھر وایا سے نکالدیا۔ حیف اس بیکسی میں اسقدر بیمروتی بیغیرتی کا دعوہ اور شفاعت کا وعدہ کر کے امت سے یہہ سلوک آپ ہی کی شایاں ہو۔ مگر ترسم نرسی بکعبہ ای مرزا۔ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است۔ فقط +

(سوراج از قادیاں)

کسیطرف پست نہ زاہد جنت پرست ہو
حوروں پہ مرہا ہی یہہ شہوت پرست ہو

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ مہربانی فرما کر چند سطور مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیے۔ اہل اسلام میں خصوصاً پرانے اسکول کے مسلمانوں میں بہت کم لوگ نکلینگے جو بہشت کی لذتوں کو روحانی سمجھتے ہیں بڑے بڑے عابد و پرہیزگار اگر سچ پوچھئے تو انہی دنیاوی مزوں کو ہمیشہ کے لئے حاصل کرنے کی غرض سے دنیا کی چند روزہ لذتوں کو چھوڑ بیٹھتے اور کسیقدر تکلیف بھی گوارا کرتے ہیں (میں اُن اصحاب کا ذکر نہیں کرتا جو اسی دنیا میں اس تصدیہ کشی کا اجر چاہتے ہیں۔ بلکہ اُن عاقبت اندیش حضرات کا ذکر کرتا ہوں جن کو دنیا کی نعمتوں سے آتی ہیں لیکن غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ جو حور و قصور و شراب و غلماں پر دانت جمائے بیٹھے ہیں گویا اُس باشے کی طرح برتاؤ کرتے ہیں جسکی کل کسی امیر کے گھر سر دعوت ہو اور ابھی سے بھوکا مرتا ہو اور چھوہارے وغیرہ کھاتا ہو تاکہ کل خوب دو تین وقت کی کسر نکل جاوے) دنیا کے رند و خراباتیوں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ ان شیدائے جنت اصحاب میں سے اکثر صاحب علم بھی ہوتے ہیں مگر تعجب ہو کہ وہ بہشت میں دو کی چیز اور محسوس لذتوں کے پانیکا یقین رکھتے ہیں! وہ نہیں جانتے کہ تمام لذتوں کا احساس اُن تکلیفوں کے سبب سے ہوتا ہو جو اُن سے پیشتر اُٹھائی جاتی ہیں۔ بھوک کی سختی کے بعد عمدہ خوراک اور پیاس کی تکلیف سہنے کے پیچھے برف کا شربت مزیدار معلوم ہوتا ہو۔ سردی سہنے پر گرم کپڑے اور گرمی برداشت کرنے کے بعد ہلکے کپڑے آسائش دہ معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی اور لذتوں کا حال ہو کہ صعوبت کے بعد راحت معلوم ہوتی ہو۔ بقول شخصے کہ بھوک میں روکھی روٹی اور چٹنی بھی مزیدار معلوم ہوتی ہو اور پیٹ بھرے پر لطیف ترین نعمت سے بھی ابکائی آتی ہو تو کیا یہہ حضرات فردوس میں بھی دکھ اور درد ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں؟ اور عالم ارواح اور عالم ملکوت کو بھی عالم اجسام کی طرح تکلیف اور آرام کے قابل سمجھتے ہیں؟ بیشک فرشتے تو تمام ناپاکیوں سے پاک ہیں اور فرشتہ اور انسان اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا بھی ان تمام چیزوں و لذات وغیرہ سے پاک اور مبرا ہو۔ بلکہ یہہ ان لذتوں میں تو جن کے وہ اسقدر مشتاق ہیں۔ ادنیٰ درجہ کے حیوانات بھی اُن کے شریک ہیں اہل اسلام کے بڑے مصلح سر سید احمد خاں نے اپنی تفسیر قرآن میں خوب لکھا ہو اگر جنت سے یہی حوریں اور لڑکے اور دودھ اور شہد اور شراب کی نہریں مراد ہیں تو اس سے تو ہماری اس دنیا کی خرابات لاکھ درجہ بہتر ہو۔ اصل یہہ ہو کہ اخلاقی تکمیل ابھی بہت دور ہو اور ایسی بات جو نفسانیت سے بالکل خالی ہو ذرا مشکل سے لوگوں کے سمجھ میں آتی ہو۔ فقط (ایک راہ راست یافتہ از اندرون)

وصف ایشور آریہ۔ پیارے مسٹر گنو نغوٹی دیر کا عرصہ گذرا ہو کہ میں نے ایک مضمون آریہ سماج کے ناستک ہونے پر بذریعہ نور افشاں شایع کیا تھا اور یہہ کہ آریہ سماج کا یہہ دعوٰی بموجب تحریر پنڈت دیانند صاحب کے از سرتا پا باطل ہو کیونکہ سوامی جی کی تصنیفات سے خدا کی ہستی کا ثبوت مفصل طور سے ہرگز نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کی زبان اور تحریر سے صرف ایشور کے نفی ہونے کے ہی اثبات دستیاب ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے گذشتہ پرچہ میں ناظرین کی خدمت میں درج کر دیا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے باری تعالیٰ کی ہستی ثابت کرنے کے لئے لفظ ست کو استعمال کیا ہو کہ ایشور ست ہو پس بموجب

دلیل مذکورہ کہ ست کا ناش ہونا ممکن ہے لیکن جب کہ آپ برخلاف اسکے اپنی بات کے بھی اقراری ہیں کہ ست وستو کا ناش ہونا اوشٹ شک ہے تو پھر یہ دلیل کہاں رہی کہ الیشور ست ہے پھر تو آست ہو کر معدوم ہو جائیگا جو خلاف از قیاس ہے پہلے اب میں آپ صاحبان کو آریہ سماج کے کلپول الیشور کی صفات کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ جسکو آریہ سماج نے حقیقی خدا کی سدرشٹی مان رکھا ہے اور جس کی نسبت آپ کا یہہ گمان ہے کہ کل الیشوری صفات جیسا کہ ویدوں میں مندرج ہیں کسی غیر مذہب کی کتاب مقدس میں نہیں پائی جاتیں اسوجہ سے ہم نے لازم جانا کہ الیشور آریا کی صفات کی تحقیق بموجب منتو آریہ سماج کے کی جائے اور کہ اس بات کا اظہار عوام الناس پر بخوبی طور سے ہو جائے کہ آریہ سماج کے اصول کے مطابق الیشور کے ایک گن کا بھی ثابت ہونا اسمبھو ہے لہذا اب ہم الیشور کی پورن گنوں کو ترتیب دیکر بیان کرینگے تاکہ ہمارے آریہ احباب خود غور کر کے سچ اور جھوٹ کلپول اور حقیقی پرمیشور میں امتیاز کریں اور نیز اپنے اس نیم پر کمربستہ ہوں کہ ست کے گرہن اور جھوٹ کے تیاگ میں سرو دا آیت رہنا چاہئے۔ غرض کہ حال میں ہم مندرجہ ذیل صفات الہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آستک مذہب اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ جسکو خدا کہنا چاہئے وہ واقعی ہے اور ثبوت کے لئے نیچر از خود گواہ ہے۔ اور علاوہ اسکے بہت سی عقلی اور نقلی دلایل کو بھی پیش کرتے ہیں کہ جس سے اہل حکمت کا تجاوز کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ اور مزید برآں یہہ بھی کہ وہ ایک حقیقی ہستی ہے جس میں گنوں کا پایا جانا امر واجبی ہے۔ چنانچہ اس دلیل کی بنا پر ہم خداوند عزوجل جسکو خالق مالک سرب شکتیمان سرب انترجامی سرب گیانی سرب ویاپک عادل رحیم وغیرہ وغیرہ صفات سے موصوف مانتے ہیں اور اس کی اس صفات متذکرہ کے مطابق ہم کو اسکی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے نہ صرف ضروری ہی بلکہ فرض +

لہذا اب ہم انہیں وصفوں کو آریہ نیم کے پیرایہ میں ناظرین پر روشن کرنا چاہتے ہیں کہ آیا سوامی صاحب کے شبدہ کے بموجب اُن کو یہ لباس موزوں ہے یا نہیں لیکن آخر میں ہم نفی کا ہی ثبوت پاتے ہیں جیسا کہ یہ سب کو نیچے ہو جائیگا۔ اسوقت پہلے ہم خدا کی اُسی صفت کی طرف راغب ہوتے ہیں کہ جس سے خدا کی ہستی کا ثبوت بدیہی طور پر ہم کو ملتا ہے۔ یعنی یہہ کہ خداوند کریم خالق ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے موجودات کو عدم سے ظہور بخشا اور اُن کے آرام و آسایش کے لئے اسباب مہیا کئے +

لفظ خالق کے لغوی معنے خلق کنندہ کے ہیں کہ جس سے ہر ایک تعلیم یافتہ شخص اچھی طرح سے واقف ہے چنانچہ اب ہم اس کی تعریف کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ خالق وہ اسم فاعل ہے جو اپنی استعداد و قابلیت سے کسی چیز کو نیست سے ہست کرے اور اُسی شے کی ہستی میں آنے کے پیشتر وہ اس کی ذاتی قابلیت میں موجود ہو اسکو خالق یا پیدا کنندہ کہتے ہیں لیکن برخلاف اسکے آریہ سماج کے عقیدہ سے صرف تین اشیا قدیم الوجود ہیں یعنی روح مادہ اور خدا اور اُن تینوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کا خالق نہیں تینوں ازلی ہیں جیسا کہ پنڈت صاحب نے کمہار کی مثال سے سمجھایا ہے کہ بغیر علت مادی اور علت فاعلی اور علت غائی کے گھڑے کا بننا ممکن نہیں ضرور ہے کہ پیشتر اسکے بنانے کے یہہ تینوں علتیں موجود ہوں۔ اسی طرح اس عالم موجودات کے بھی بنانے میں ان تینوں کارنوں کی اشد ضرورت ہے اور اپنی بنا پر اپنے الیشور کی سرشٹی کرتا کس لقب سے ملقب کیا ہے۔ اور صاف الیشور کے خالق ہونے سے انکاری ہیں آپنے تو کمہار کی سدرشٹی الیشور کو بھی محدود و محتاج بالغیر بنا دیا جو باطل ہے بیشک بنانے والا کسی غیر سے بنانے کا محتاج ہوتا ہے کہ جسکو ہم کرتا کا خطاب دے سکتے ہیں لیکن خالق پر الزام عاید نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی غیر کا محتاج نہیں بلکہ اپنی قابلیت سے اُسی شے کو ظہور بخشتا ہے اُسکا محتاج بالغیر ہونا غیر ممکن ہے۔ اب اسی واہیات مسئلہ کو ماننے سے انسان اپنی عاقبت کو بالکل برباد کر دیتا ہے بلکہ یہانتک کہ اسی حقیقی اور صادق خدا سے بھی انکاری ہو کر ناستک مت میں عمر گزار دیتا ہے حاصل کلام بموجب عقاید آریوں کے الیشور خالق نہیں بلکہ صرف بنانے والا ہے + باقی آئندہ

واقعات اور رائیں

قابل نکاح عمریں۔ ممالک یورپ میں مرد وعورت کی قابل نکاح عمریں بروے قانون مقرر ہیں لیکن یہہ قانون مختلف ملکوں میں جدا جدا ہیں۔ آسٹریا میں عورت مرد کی عمر ۱۴ برس سے کم نہونی چاہئے۔ جرمنی میں مرد کو کم از کم ۱۸ برس کا ہونا چاہئے تب شادی کر سکتا ہے۔ فرانس و بلجیم مرد ۱۸ سالہ عورت ۱۵ سالہ۔ سپین میں مرد ۱۴ سال ختم کر چکا ہو اور عورت بارہ سال کی ہو۔ ہنگری میں رومن کیتھلک فرقہ میں مرد ۱۴ برس اور عورت ۱۲ برس کی ہونی چاہئے۔ اور پراٹسٹنٹ فرقہ میں بالترتیب ۱۸ و ۱۵ برس۔ یونان میں مرد ۱۴ سالہ عورت ۱۲ سالہ۔ روس میں مرد کو کم از کم ۱۶ برس کا ہونا چاہئے۔ سوٹزرلینڈ میں بھی ۱۴ اور ۱۲ برس کی قید ہے۔ ٹرکی میں صرف یہہ قید ہے کہ عورت مرد باقاعدہ چل سکتے ہوں اور مذہبی رسمیات جو ضروری ہیں اُن کو سمجھ سکتے ہوں +

فوجیوں کیلئے سہولت۔ دیسی فوجوں کے سپاہیوں اور شاگرد پیشہ کے لئے جبکہ میدانی خدمت پر ہوں راشن کی شرح میں فیاضانہ اصلاح کی گئی ہے خلاصہ یہہ ہے کہ جو لوگ آٹا حاصل کرنیوالے ہیں وہ کچھ حصہ چاول بھی پا سکیں گے اور جو چاول کھانے والے ہیں اُن کو کچھ حصہ آٹا حاصل کرنے کا اختیار ہوگا کمان افسر کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر سپاہیوں کو غیر معمولی زکان کا کام پیش آئے تو علاوہ مقررہ مقدار کے اور بھی راشن بطور ناشتہ کے پانے کا حکم دیں۔ اسکا دینا کمان افسر کی مرضی پر ہوگا۔ تروتازگی کے واسطے لایم جوس وغیرہ کا سامان بھی حسب ضرورت حاصل کیا کرینگے بشرطیکہ یہہ ہو کہ میدانی خدمت میں

سپاہی لوگ پرورش جسمانی کے لئے معقول خوراک اور ضروری سامان متعلقہ حاصل کریں۔ کسی کو اس کی بابت شکایت کرنے کا موقع نہو +

انگریزی و دیگر ملکوں کی زبانوں کا مقابلہ۔ واقعات سے ظاہر ہو کہ فرنچ لٹریچر روز بروز سکڑتا جاتا ہو اور بخلاف اسکے انگریزی لٹریچر نمایاں وسعت پا رہا ہو۔ آجکل انگریزی زبان روئے زمین پر ساڑھے ۱۱ کروڑ آدمی استعمال کرتے ہیں۔ روسی زبان کے بولنے والے ساڑھے آٹھ کروڑ آدمی ہیں۔ جرمن بولنے والے آٹھ کروڑ ہیں۔ فرنچ بولنے والے ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ہیں۔ اٹالین بولنے والے تین کروڑ ۴۰ لاکھ ہیں۔ حالانکہ ایک صدی پیشتر ان تعدادوں میں بڑا فرق پایا جاتا تھا کیا معنے کہ اس زمانہ میں انگریزی بولنے والے دو کروڑ ۱۰ لاکھ سے زیادہ نہیں تھے۔ حالانکہ فرنچ زبان بولنے والوں کی تعداد تین کروڑ ۱۰ لاکھ تھی +

دنیا کی بعض طاقتوں کے جہازات۔ تمام اقوام کی بحری تجارت میں جو جہازات روئے زمین پر موجود مصروف ہیں۔ ان کی کل تعداد ۲۸ ہزار ۲۲۴ بتلائی گئی ہو اور ان پر جو سامان بار ہو سکتا ہو اُسکا مجموعی وزن ۲ کروڑ ۹ لاکھ ۳۴ ہزار ۲۰۷ ٹن ہو + اس مجموعی تعداد میں سب سے اول درجہ پر برطانیہ اعظم ہو جس کے جہازوں کی تعداد ۳۸۰۱ ہو اور وزن ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ۱۹ ہزار ۴۵۹ ٹن ہو + اس سے اُتر کر امریکا کا درجہ دوسرا ہو جس کے کل جہاز ۳۱۲ ہیں اور وزن ۲۲ لاکھ ۵ ہزار ۱۷۲ ٹن ہو + تیسرے درجہ پر جرمنی ہو جس کے جہاز ۱۰۷۱ ہیں اور وزن ۳۳۶۵۰۰ ٹن ہو + چوتھے درجہ پر ناروے ہے جس کے جہاز تو ۳۰۰۲ ہیں لیکن وزن صرف ۱۲۸۰۴۶ ٹن ہے + پھر فرانس کا درجہ ہے جس کے ۱۲۱۳ جہاز ہیں اور وزن ۵۹۲۰۵۲۳ ٹن ہو + پھر اٹلی ہو جس کے جہاز ۱۱۰۰ ہیں اور وزن ۹۸۳۶۵۵ ٹن ہے + سویڈن کے پاس جہاز بہ نسبت فرانس کے زیادہ ہیں یعنے ۱۴۳۳ لیکن وزن میں صرف ۷۲۷۶۳ ٹن ہو + جاپان کے پاس ۱۰۶۶ جہاز ہیں اور وزن ۵۵۴۵۵۵ ٹن ہو + ہالینڈ ۶۰۴ جہاز اور ۵۰۲۲۰۷ وزن ہے + ڈنمارک ۸۰۲ جہاز لیکن وزن صرف ۵۱۹۰۱۱ ٹن ہو + آسٹریا ہنگری کے پاس ۴۷۲ جہاز اور ۴۱۰۶۰۸ ٹن + ان کے بعد یونان۔ برزیل۔ بلجیم۔ پُرتگال و چیلی کے جہازات کا وزن ایک ایک لاکھ ٹن سے اوپر ہے + برٹش تجارتی جہازوں دخانی کا وزن باقی تمام اقوام کے وزن کے مجموعہ سے بھی زیادہ ہو اور اس سے ظاہر ہو کہ برطانیہ اعظم کی طاقت میدان تجارت میں کتنی عظیم الشان ہو +

مٹی مٹی میں فرق۔ ملتان اور دہلی کے مٹی کے برتن بہت مشہور ہیں۔ یہہ معمولی مٹی کے نہیں بنتے بلکہ بعض چٹانوں کو پیس کر اس مٹی سے بنائے جاتے ہیں۔ لکھنؤ میں مٹی کے کھلونوں کا کسب حد ہو۔ وہ بھی اسی قسم کی خاص مٹی ہو جو سبک ہوں اور نفیس ہوں اور پائیدار ہوں یہہ خوبی مٹی کے برتنوں میں دیکھی گئی ہو۔ بعض کمہار ہزارہ کی مٹی کو سب پر فوقیت دیتے ہیں۔ ہرن پور ضلع جہلم میں پانچسال ادھر ایک کارخانہ مٹی کے برتنوں کا قائم ہوا تھا لیکن اب کہاں؟

تبت میں مشک ہرن بہت زیادہ ہیں۔ پیشتر تبت کا مشک لداخ کے راستہ سے ہندوستان میں آیا کرتا تھا مگر اب تبت سے سیدھا حاصل ہوا کریگا۔ مشک ہرن کشمیر اور چنبہ میں بھی بہت سے پائے جاتے ہیں۔ اور اس لئے ان ریاستوں سے بھی نافہ مشک کثرت سے وصول ہوتا تھا۔ مگر اب ان ہر دو ریاستوں نے مشک ہرن کا شکار حکماً بند کر دیا ہو +

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۸ر **ورجل کی نظم** اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے ۱۲ اسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات مع سوانح عمری ورجل ۸ر **الیڈ** اور اوڈسے کا قصہ۔ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸ر **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کے اور جن قوموں کا اُس میں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں ۰.۵۵ صفحہ ۱۲ر **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ- اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر **یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت** از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب نکلے تھے قیمت ۱۲ر **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲ر **سکندر اعظم کی سوانح عمری** ۲ر **میرے رہنے کا گھر** جسم انسانی کا دلچسپ حال بالتصویر ۲ر **سورج چاند ستارے** علم ہیئت کا ایک مبسوط بالتصویر رسالہ جس میں اُس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ر **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ قیمت **زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ** اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں اُن کا ذکر ہے۔ قیمت ۱۲ر **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۱۲ر **معذرت نامہ سقراط** جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے۔ قیمت ۸ر +

درخواستیں **اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی**

لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اِطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر چلتانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پنشن نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہیے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دیگے +

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری او الٹرجے کلارک مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

۳ ضرورت ۳

ایک نیک نہاد مسیحی سند یافتہ نرس کی ضرورت ہے جو ہسپتال کے مریضوں کی خوراک اور پوشاک کی بخوبی نگرانی کر سکے۔ یورپین یا یوریشین کو ترجیح دیجاویگی- درخواستیں معہ نقول سندات مینیجر میموریل ہسپتال سیالکوٹ شہر کے نام آویں +

اشتہار

ایک نوجوان مسیحی جسکی عمر ۲۲½ سال کی ہے روزگار کی تلاش میں ہے۔ لیاقت اردو اور فارسی اور انگریزی میں مڈل پاس کی رکھتا ہے کچھ ہندی اور گورمکھی زبان سے بھی واقف ہے اگر کسی صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرے۔

جارج ملٹن تائب مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ از اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ر معہ ضمیمہ ۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۱۲ر " ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۸عہ
پورا کالم	عہ	۱۸عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	سہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲ر بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول ۱۲ر
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۸

اشتہار

ٹائپ نویسی- اختصار نویسی- بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچین ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں

پرنسپل سی- بی- ہائی سکول لودیانہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم- وایلی کے اہتمام سے چھپا